جلد ۴۸/۱۳ | ۳۱ فتح ۱۳۳۸ ھش | ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی أطال اللّٰہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ دسمبر بوقت دس بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں ؛

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ؛ ربوہ ۳۰ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ شام کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقف جدید کے نئے سال کے آغاز پر

احباب جماعت کے نام پیغام

برادرانِ جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا تیسرا سال شروع ہو رہا ہے۔ پہلے بھی میں آپ لوگوں کو بار بار تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقفِ جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپکو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپکو سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی دل کھولکر چندہ دینا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ سارے پاکستان اور سارے ہندوستان میں اسلام اور احمدیت کو پھیلا دے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں اور کانوں میں روئی نہ ڈالے رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

آسماں بار د نشاں الوقت میگوید زمیں　　٭　　ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تاکہ آپکو سرفرازی حاصل ہو۔ یاد رکھو جو شخص وقت پر خدا کی آواز کو نہیں سنتا وہ بدبخت ہوتا ہے۔ وہ دن آ گئے ہیں کہ جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو گی اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہو گا۔ تو کتنی بدبختی ہو گی!

تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے نہ معلوم آپ اس میں کتنا حصہ لیتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں تبلیغ کا بڑا ذریعہ اشاعت دین کیلئے چندہ دینا ہے اس لئے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ وقف جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کو ظلم کرتا دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روک دے۔ لیکن اگر وہ یہ طاقت نہیں رکھتا تو ظلم کو دل سے بُرا سمجھے۔ اس لئے کم از کم آپ کے دل میں تو یہ خواہش پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ آپ اسلام کے لئے قربانی کریں۔ جب آپ دل میں خواہش کریں گے تو آپ کو خدا کے فضل سے عمل کی توفیق بھی مل جائیگی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو سچا ایمان بخشے۔ اور آپ کو بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ تا ہم میں سے بڑھے سے بڑھا شخص بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی کو دیکھ سکے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِین۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِین۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء

جلسہ سالانہ

آج جب کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں ۲۹ دسمبر ۱۹۵۹ء ہے۔ اگر ہمارا امسال کا جلسہ حسب معمول اپنی مقررہ تاریخوں میں ہوتا تو کل شام ختم ہو جاتا اور بہت سے احباب واپس ہو گئے ہوتے اور بعض واپسی کی تیاریوں میں مصروف ہوتے۔ لیکن اس دفعہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی وجہ سے جلسے کی تاریخیں بدلنی پڑیں چونکہ انتخابات وطنی مفاد کیلئے نہایت ضروری تھے اور احباب کا ان میں بھی شامل ہونا ضروری تھا اس لئے مجبوراً سالانہ جلسہ کی تاریخیں آگے کرنی پڑیں۔ تاکہ احباب انتخابات میں بھی شامل ہو سکیں اور جلسہ سالانہ کی برکات سے بھی محروم نہ ہوں۔

یہ ایک ناگزیر امر تھا تاہم اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس سے احباب کو تکلیف ضرور پہونچی ہے کیونکہ یہ تبدیلی اچانک کرنا پڑی اور دوست بڑی حد تک حسب معمول جلسہ کی تیاری کر چکے ہوئے تھے۔ جیسا کہ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے اعلان میں کہا گیا ہے اکثر احباب جلسہ کی خاطر رخصت اور فرصت کا انتظام حسب معمول کر چکے تھے جس میں تبدیلی کی وجہ سے ضرور خلل پیدا ہوا ہے۔

اس کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ احباب ایسی دقتوں کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے اور جلسہ کا شوق و ذوق ایسا نہیں ہے کہ فدائیان احمدیت اس میں شمولیت کے لئے کوئی کسر اٹھا رکھیں گے۔ بلکہ ہمیں توقع ہے کہ احباب اس اچانک رکاوٹ کا عملی جواب یہ دیں گے کہ پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں اور یہ ثابت کریں کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حکم سے دین کی اشاعت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ان کے راستہ میں ایسی رکاوٹیں حائل نہیں ہو سکتیں بلکہ ایسی رکاوٹیں ان کے جوش کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہیں اور وہ پہلے سے بھی زیادہ ہمت جمع کر کے ان پر فتحیاب ہوتی ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک احمدی کے لئے دین کے کام کے مقابلہ میں کوئی دوسرا نجی کام ضروری نہیں ہے۔ بعض ضروری قومی کاموں کے لئے تو پروگراموں میں تبدیلی کی جا سکتی ہے کیونکہ در اصل ایک اہم قومی کام بھی دینی اہمیت ہی رکھتا ہے لیکن ایسے قومی کاموں کے سوا کوئی نجی کام جلسہ سالانہ جیسے دینی کام سے اہمیت میں زیادہ نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے اللہ تعالےٰ کے حضور عہد کیا ہوا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اس لئے ہمیں ایک احمدی کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے کہ دنیا کو دین پر قربان کرنا اس کے فرائض میں شامل ہے جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے ہمارا سالانہ جلسہ کوئی عام جلسہ نہیں ہے کہ اس کا بدل بھی ایک سال سے پہلے پھر میسر آ سکے۔

تفسیر القرآن کے معیار

تفسیر القرآن کے معیاروں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں ایسے خوشبودار اور خوش رنگ پھول بکھیرے ہیں کہ جن کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو قرآن فہمی کے لئے ایک نہایت خوشنما گلدستہ تیار ہو سکتا ہے۔ ذیل میں ہم آپ کے مختصر رسالہ "برکات الدعا" میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ فہو ہذا

اوّل معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں۔ جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشافات کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنے کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ معنے بالکل باطل ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بیّنہ کا اس کا مصدق ہو۔

دوسرا معیار۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالےٰ کا ان پر بڑا فضل تھا۔ اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔ کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گذرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں۔ تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسر القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطاء یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بُری تفسیر کی۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بصیرت بے شک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

ساتواں معیار۔ وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تفسیر القرآن کے لئے سات معیار بتائے ہیں۔ ان میں سے ساتواں معیار ذرا زیادہ تشریح طلب ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس کی ہمیں نہایت واضح تشریح فرمائی ہے۔ جس کو ہم پھر کبھی پیش کریں گے یہاں ہم کو صرف یہ دکھانا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند چھوٹے الفاظ میں کس طرح تفسیر القرآن کے لئے چند معیار پیش کئے ہیں۔ اور قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے یہ معیار کس قدر ضروری ہیں۔

پہلا معیار یہ ہے کہ قرآن کریم کو قرآن کریم سے سمجھا جائے۔ دوسرا معیار آنحضرت صلعم کی تفسیر ہے تیسرا معیار صحابہ کرام کی تفسیر ہے۔ چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر ہے۔ پانچواں سنت اور چھٹا معیار یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے قول اور فعل یعنی روحانی سلسلہ کو جسمانی سلسلہ سے تطبیق دیکر سمجھا جائے۔ اور ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین کو قرار دیا ہے۔ یعنی وحی ولایت اور مکاشفات کے ذریعہ جو تفسیر اللہ تعالےٰ اپنے پاک بندوں کو سمجھائے۔

ایک سچے مسلمان کے لئے ان ساتوں معیاروں میں سے کسی ایک سے گریز ممکن نہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ان معیاروں کو نگاہ نہ رکھنے سے قرآن کریم کے مطالب سمجھنے میں بڑی بڑی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں بہت سے خود ساختہ مفسرین قرآن کریم کی آیات کو سباق و سباق سے علیحدہ کر کے نفسانی معنوں سے اپنی رائے کے مطابق معنی پیدا کر لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی آیت سے عجیب عجیب معنی نکال دیئے جاتے ہیں خواہ وہ معنی قرآن کریم کی دوسری آیات سے متضاد ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ فی زمانہ بہت سے مفسرین یہی طریق اختیار کر کے اپنے خواہشاتی مطالب آیات کلام اللہ سے پیدا کرنے کے عادی ہیں۔ چنانچہ بعض مفسرین نے لا اکراہ فی الدین کے یہ معنی کئے ہیں کہ دین میں جبر جبر ہی نہیں ہوتا (باقی ص ۳ پر)

جلسہ سالانہ قادیان کی مختصر رپورٹ

مورخہ ۱۳/۱۲/۵۹ سے ہی اندرون ہند، ماریشس، فجی وغیرہ سے احباب جماعت آنے شروع ہوگئے۔ مورخہ ۱۴/۱۲/۵۹ بعد نماز عشاء قافلہ پاکستان بخیریت وارد دارالامان ہوا۔ جلسہ سالانہ کے سہ روزہ اجلاسوں میں ۱۳ تقاریر ہوئیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے دو پیغام سنائے گئے۔ جلسہ کی روئداد مختصر طور پر حسب ذیل ہے۔

۱۵ دسمبر کا پہلا اجلاس

ٹھیک دن کے دس بجے اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس وقت پر تمام احباب کھڑے ہوگئے۔ اور یہ دعا پڑھتے رہے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم پھر مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم

"اک جوان منحنی اٹھا بعزم استوار"

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے مختصر سا خطبہ دعائیہ دیا۔ جس میں برکات جلسہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور پاکستانی احباب کو شرکت دینے پر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ پھر آپ نے حاضرین سمیت ایک لمبی دعا فرمائی۔

پیغام حضور ایدہ اللہ: اس کے بعد مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب نے ہندوستانی احمدیوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ دوسرا پیغام حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب صدر جلسہ نے سنایا۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب کا ذکرِ حبیبؑ: اس کے بعد حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر حبیبؑ کے عنوان پر اپنے قبول اسلام و احمدیت کا واقعہ سنایا۔ جس سے حضرت مسیح پاک کی کتابوں کے مطالعہ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور نماز صبح کی فضیلت۔

پہلی تقریر: اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے "ہستی باری تعالیٰ" کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسری تقریر: آپ کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ نے "موعود اقوام عالم" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد پہلے دن کا اجلاس ختم ہوا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

یہ اجلاس ۲½ بجے شروع ہوا۔

صدارت: مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر قافلہ پاکستان نے اس کی صدارت فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد دو تقریریں ہوئیں۔

پہلی تقریر: "اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت" کے موضوع پر مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے کی۔

دوسری تقریر: اس اجلاس کی دوسری تقریر کا عنوان تھا "سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" اس عنوان پر مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ رانچی نے تقریر فرمائی۔

۱۶ دسمبر کا پہلا اجلاس

ٹھیک دن کے دس بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

صدارت: اس اجلاس کی صدارت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد

پہلی تقریر: پہلی تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "انسان کے بنیادی حقوق"۔

دوسری تقریر: آپ کے بعد دوسری تقریر مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ دہلی نے "پیشگوئیوں" کے عنوان پر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم ع

"قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب"

پڑھی گئی۔

تیسری تقریر: آپ کی تقریر کے بعد "مسئلہ مذہب میں وحدانیت" کے عنوان پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ نے تقریر فرمائی۔

اجلاس دوم

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس اڑھائی بجے شروع ہوا۔

صدارت: اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی نے "دوستوں سے چند باتوں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر انگریزی زبان میں تھی جس کا خلاصہ بعد میں مولوی شریف احمد صاحب امینی نے سنایا۔

دوسری تقریر: آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ اسٹیج پر تشریف لائے آپ کی تقریر کا عنوان تھا:

"اسلام کا مستقبل یورپ میں"

تیسرے دن کا پہلا اجلاس

۱۷ دسمبر کا پہلا اجلاس دن کے دس بجے شروع ہوا۔

صدارت: اس جلسہ کی صدارت مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی نے فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پہلی تقریر مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"ہماری سماجی ذمہ داریاں"

دوسری تقریر: آپ کے بعد "اسلام کی اخلاقی تعلیمات" پر حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

مکرم اسلم صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

تیسری تقریر: اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"اسلام میں موجود مشکلات کا حل"

اس دفعہ جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں بامر مجبوری تبدیلی کی گئی ہے

آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کریگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء مقرر کی گئی ہیں۔ مگر آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا۔ جیسا کہ گزشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

احباب اس امر کو خاص طور پر یاد رکھیں کہ جلسہ سالانہ کی اصل تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ہی ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔ احباب اس سال نئی تاریخوں کو ملحوظ رکھیں۔ اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

تیسرے دن کا دوسرا اجلاس

تیسرے دن کا دوسرا اجلاس اڑھائی بجے شروع ہوا۔

صدارت: اس اجلاس کی صدارت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی نے کی۔

پہلی تقریر: تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد "دنیا کو مذہب کی شدید ضرورت ہے" کے عنوان پر مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خانصاحب نے تقریر فرمائی۔ آخر میں آپ نے چند اعتراضات کا جواب دیا جو اسی رات مخالفوں کے ایک جلسہ میں کئے گئے تھے۔

دوسری تقریر: اس آخری اجلاس کی دوسری تقریر کا عنوان تھا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے" اس عنوان پر مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم سنائی۔

الوداعی خطاب: اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے الوداعی خطاب فرمایا۔

پیغامات: آپ کی تقریر کے بعد اکابر پنجاب کے وہ پیغامات سنائے گئے جن میں انہوں نے اس جلسہ کے متعلق اپنی نیک تمناؤں اور خواہشوں کا اظہار کیا۔ پہلا پیغام گورنر پنجاب کا تھا۔ دوسرا وزیر اعظم پنجاب۔ اس کے علاوہ ہندوپاک کے علاوہ اطراف عالم کے احمدیوں کی طرف سے جو پیغامات اور دعا کی درخواستیں آئی تھیں وہ سنائی گئیں۔

آخر میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب ناظر اعلےٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے زائرین، مقررین و معاونین اور منتظمین گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور احباب کے ساتھ ایک لمبی دعا کی۔ جس میں احباب جماعت اور جماعت کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی۔ اس دعا کے بعد جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ نہایت خوشگوار و پُرامن فضا میں اختتام پذیر ہوا۔

متفرق مختصر کوائف

مؤرخہ ۱۶/۱۲/۵۹ بوقت آٹھ بجے شب مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خانصاحب ایک تربیتی جلسہ "پردہ و حجاب" کے موضوع پر زیر انتظام نظارت تعلیم و تربیت منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موجود صحابہ کرام نے ایک ایک روایت بیان فرمائی اور مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے "مقام صحابہؓ" کے عنوان پر تقریر کی۔

مؤرخہ ۱۷/۱۲/۵۹ بوقت آٹھ بجے شب مسجد اقصےٰ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ۵ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ یہ پروگرام کافی دلچسپ تھا۔ اس جلسہ کی صدارت ایک سکھ دوست لیفٹیننٹ کرنل نے کی۔

مؤرخہ ۱۸/۱۲/۵۹ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع ہوا جس میں انصار اللہ مرکزیہ قادیان کے ناظم اعلےٰ کا انتخاب ہوا۔

مؤرخہ ۱۹/۱۲/۵۹ بوقت ۹ بجے پاکستانی قافلہ کو الوداع کرتے ہوئے اجتماعی دعا کی گئی اور بعد نماز جمعہ حیدرآباد سے آمدہ دو جنازے پڑھے گئے اور مزار مبارک پر اجتماعی دعا کی گئی۔ یہ جلسہ خدا کے فضل سے حاضری اور تقاریر کے معیار اور دیگر کوائف کے لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ شرکت کرنے والوں میں پاکستانی اور بھارتی اور دیگر ممالک کے احباب اور مقامی درویش اور کافی تعداد میں سکھ اور ہندو صاحبان شامل تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

خاندانی منصوبہ بندی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ایک اہم مضمون "خاندانی منصوبہ بندی" کے عنوان سے نظارت اصلاح و ارشاد بصورت ٹریکٹ شائع کر رہی ہے۔ جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ انہیں اپنے حلقوں میں تقسیم کے لئے کتنی تعداد میں ٹریکٹ درکار ہوں گے۔

قیمت ۲ نئے پیسے فی کاپی یا دس روپے فی سیکڑہ ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

سیکرٹریان مال کی توجہ کے لئے

امسال بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بجائے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کے ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری مقرر ہوئی ہیں۔ اس طرح چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مزید ایک ماہ کا عرصہ مل گیا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی کر کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور ان دنوں چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے پوری کوشش فرمائیں تاکہ بجٹ کے مطابق وصولی ہو جائے۔ زمیندار جماعتیں فصل خریف بہت حد تک برداشت کر چکی ہیں اور ان کے لئے چندہ ادا کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ انسپکٹر بیت المال بھی جہاں جہاں جائیں احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ دلائیں۔

(ناظر بیت المال)

قائد اعظم کی ولادت پر

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں کامیاب تقاریب

آنریبل جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کا طلبہ سے خطاب

قائد اعظم کے یوم ولادت کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے یہ ہفتہ خاص اہتمام سے منایا، جس میں ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں اور اہالیان ربوہ نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اس سلسلہ میں فٹ بال ٹورنامنٹ۔ وقار عمل۔ ڈرائنگ کے کام کی نمائش اور قائد اعظم کے سوانح پر تقریری مقابلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

فٹ بال ٹورنامنٹ

ہفتہ قائد اعظم کے سلسلہ میں ۲۲ دسمبر سے فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ جامعہ احمدیہ سٹی کلب اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ کا انتظام ایک سب کمیٹی کے سپرد تھا۔ سکول فٹ بال ٹیم کے انچارج سید سعادت علی شاہ صاحب اس کے سیکرٹری تھے۔

تمام ٹیموں نے ذوق و شوق اور اہتمام سے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر کے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ آخری کامیابی تعلیم الاسلام کالج کے حصہ میں آئی۔ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں جن دوستوں نے خاص طور پر دلچسپی اور عملی تعاون کا اظہار کیا ان میں چوہدری فضل داد صاحب، مکرم ثاقب صاحب انچارج کالج ٹیم۔ مولوی مقبول احمد صاحب انچارج ٹیم جامعہ احمدیہ اور کالج ٹیم کے کپتان ابوبکر صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

وقار عمل

ہفتہ قائد اعظم کی ایک شق وقار عمل بھی تھا چنانچہ وقار عمل باقاعدگی سے منایا جاتا رہا۔

ڈرائنگ

طلبہ نے اس ہفتہ قائد اعظم سے متعلق ڈرائنگ کا کام گہری دلچسپی اور شوق سے کیا

تقریری مقابلہ

اس ہفتہ سے متعلق پروگرام کا ایک ضروری حصہ قائد اعظم کی سوانح پر تقریری مقابلہ کا انعقاد تھا جو مؤرخہ ۲۶ دسمبر کو ہوا۔ اس مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول، تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کے مقررین شامل ہوئے۔ تقاریر کا معیار خاصہ بلند تھا اس تقریری مقابلہ (جس میں طلباء کے علاوہ بہت سے معزز مہمان بھی شامل تھے) کی صدارت محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی نے فرمائی۔ اور محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال اور ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر پی۔ ایچ ڈی اور پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے نے جج کے فرائض سر انجام دیئے۔

اس مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء جاوید احمد اور سیف الرحمٰن اول اور دوم رہے اور تعلیم الاسلام کالج کے لطیف انور سوم رہے۔ خوش قسمتی سے اس موقع پر محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ لاہور بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے بھی قائد اعظم کی سوانح پر نہایت دلکش پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور حاضرین کو ان کی خوبیوں کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

تقسیم انعامات

تقریری مقابلہ کے نتیجہ کے اعلان کے بعد مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے اعزاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اس سکول کو قائد اعظم کی یاد منانے کی تقاریب کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

سب سے پہلے فٹ بال کی مختلف ٹیموں کے بہترین کھلاڑیوں کو انعامات دیئے گئے۔ چنانچہ جامعہ احمدیہ کے محی الدین اور عبد الکریم، تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نذیر احمد، سٹی کلب کے محمود احمد ممبر بوری اور تعلیم الاسلام کالج کے ابوبکر نے بہترین کھلاڑی ہونے کی وجہ سے انعامات حاصل کئے۔

ان کے بعد فٹ بال ٹورنامنٹ جیتنے والی تعلیم الاسلام کالج ٹیم کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ پھر تقریری مقابلہ میں اول آنے والے جاوید احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور دوم سیف الرحمٰن تعلیم الاسلام ہائی سکول اور سوم لطیف انور تعلیم الاسلام کالج نے انعامات حاصل کئے۔

بعد ازاں محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے قائد اعظم کے ہفتہ کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے سکول کے علاوہ دیگر تعلیمی اداروں کی اس دلچسپی کا ذکر کیا جو انہوں نے اس تقریب میں لی۔ اور ان معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو بڑی تعداد میں اس آخری جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ آخر میں دعا کے بعد ہفتہ قائد اعظم بخیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری سٹاف
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری فضل قادر صاحب بعارضہ پیچش بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ایک گھرانے کا مستقبل

ہمارے معاشرہ میں اقتصادی دشواریاں اس وقت پیش آتی ہیں۔ جب اکثر لوگ اپنی بساط سے بڑھ کر اپنی ضروریات زندگی کو [illegible] دیتے ہیں حالانکہ ضروریات کو محدود [illegible]نے بس کی بات ہوتی ہے، اور [illegible]ے کو کون نہیں جانتا کہ ضروریات کو خواہ مخواہ بڑھا لینے سے بے شمار پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات مانتے ہوئے بھی اپنی چادر سے باہر پاؤں پھیلانے [illegible]یں ذرا بھی تامل نہیں کیا جاتا۔

یہ صحیح ہے کہ حکومت بڑے بڑے منصوبوں کے ذریعے ملک کو مضبوط بنانے کے لئے تعمیری امور کو سر انجام دے رہی ہے اور کوشش یہ ہے کہ ہمارا نظام ٹھوس اقتصادی بنیادوں پر قائم ہو جائے [illegible]ر لوگ خوشحال اور آسودہ ہوں۔ لیکن صحیح [illegible]ور پر یہ تمام سرگرمیاں اُس وقت تک تکمیل تک پہنچ سکتی ہیں۔ جبکہ عام لوگ [illegible] اقتصادی زندگی ایک منضبط پروگرام کے تحت استوار کریں اور اس ضمن میں سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ ہم اپنی آمدنی اور اخراجات میں واضح قسم کا توازن قائم رکھیں۔

ہمارے معاشرے میں بسا اوقات تصنع کو زیادہ دخل ہوتا ہے اور اس تصنع کے پس منظر میں نمائش اور نمود کا جذبہ کام کر رہا ہوتا ہے اور یہی وہ جذبہ ہے جو گھرانوں کی تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔ مختلف لوگوں کے معیار زندگی [illegible]یں ایک بیّن تنوع موجود ہے۔ اور اس کی [illegible] یہ ہے کہ مختلف لوگوں کی آمدنی میں کافی فرق ہے اور اکثر لوگ آمدنی پر اپنا معیار زندگی قائم کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ سوسائٹی میں نمائشی جذبے کی خاطر بعض لوگ متمول لوگوں کی [illegible]یس کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے ان کا معیار بلند ہو جائے گا۔ ایک شخص نے محض اس لئے موٹر خریدی کہ اس کے فلاں دوست یا مدمقابل نے گاڑی خریدی تھی۔ حالانکہ اس کے ذرائع بہت ہی محدود تھے یہاں تک کہ گاڑی کھڑا کرنے کے لئے بھی اس کے پاس جگہ نہیں تھی ظاہر ہے کہ اس اقدام سے اس کو بے حد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اس سلسلے میں اسی نے اپنے تمام زیورات فروخت کر دیئے۔ اگر ذرائع محدود ہیں، آمدنی کم ہے تو دوسرے لوگوں کی نگاہوں میں اپنے آپ کو بڑا بنانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم قرضہ اٹھا کر اپنی حیثیت کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ سب سے پہلے اپنی آمدنی اور خرچ پر نگاہ ڈالنی ہوگی۔ اگر آمدنی زیادہ ہو تو پھر بھی . . .

. . . .

. . . . سامان تعیش بہم پہنچانا اسراف کی مد میں داخل ہوتا ہے۔ وہی روپیہ جو عیش و عشرت پر صرف کیا جائے بہرحال ضائع ہوتا ہے اگر اسے بچا لیا جائے اور سادہ زندگی کو ترجیح دی جائے تو بالآخر ہمارے لئے انتہائی اطمینان کا باعث ہوگا اور وقت ضرورت کام آئے گا۔

دوسرا موقع رسوم کا ہے۔ جب کہ محدود آمدنی رکھنے والے لوگ بھی نام و نمود کیلئے بے دریغ روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ شادی مرگ اور اس قسم کی دوسری رسوم کے موقع پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور اس میں بھی وہی نمائش کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے برادری میں اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے سب کچھ کیا جاتا ہے ورنہ خدا کے احکام کے مطابق یہ سب باتیں محض اسراف میں شامل ہیں۔ اور اسراف کرنے والے خدا کا قرب کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ آمدنی خواہ کتنی ہی قلیل ہو۔ لیکن بیاہ شادی وغیرہ پر ضرور اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ کیا جائے گا۔ اور اس موقع پر ۹۹ فیصدی لوگ قرضہ کے زیر بار ہو کر ان رسوم کو ادا کرتے ہیں۔ ممکن ہے رسم ادا کرتے وقت شاید ایک چھوٹی تسکین ہو جاتی ہے۔ لیکن اس شخص کے دل سے پوچھا جائے جو ان رسوم پر خرچ کیا ہوا روپیہ قرض کے حساب عمر بھر ادا کرتا رہتا ہے اور اکثر اوقات آخر میں ذلیل و خوار بھی ہو جاتا ہے ان رسوم کو ترک کرنا ایک آدمی کا کام نہیں۔ لیکن اگر ایک ایک کر کے انہیں ترک کیا جائے تو شاید دوسرے لوگ نقش قدم پر چلنے میں تامل نہیں کریں گے کیونکہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ ان رسوم کی وجہ سے ان کا کچومر نکل جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی مخالفت نہیں کرتے۔ "برادری کیا کہے گی" ایک ایسا سوال ہے جو ابھی تک حل ہونے میں نہیں آیا۔ حالانکہ یہ سوال بے معنی اور محض نمائشی جذبے کا حامل ہے۔

تیسرا موقع ہماری روزمرہ زندگی کا ہے اور یہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ چھوٹے چھوٹے اخراجات عام طور پر پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور اگر ہم اپنے چوبیس گھنٹوں کو اپنے بس میں کر لیں تو پھر برسوں کی فکر زائل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ پیسے کی فکر کرو۔ روپیہ اپنی فکر آپ کرے گا۔ ہر گھرانے کے بجٹ میں کھانے پینے، لباس، بچوں کی تعلیم اور مکان کا کرایہ (اگر اپنا مکان نہیں) اخراجات کی سب سے بڑی مدیں ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے فالتو اخراجات تصور کیا جاتا ہے۔ گاڑی رکھنا۔ اعلےٰ لباس زیب تن کرنا۔ تفریحات سے لطف اندوز ہونا۔ پہاڑ پر جانا۔ ضرورت سے زیادہ سامان آرائش خریدنا۔ گھر میں ٹیلیفون لگوانا بے ضرورت بازار سے چیزیں خریدنا۔ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جن کو فالتو اخراجات کہا جا سکتا ہے، اور جن کو بہرحال اپنے بس میں لایا جا سکتا ہے۔ ایک بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ شخص جو اپنی آمدنی کی حد میں رہ کر خرچ کرتا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اپنی آمدنی کی حد سے نکل جاتا ہے اُسے ہمیشہ اقتصادی پریشانیوں میں مبتلا رہنا پڑے گا اور ہمارے معاشرے میں ایسے امکانات موجود ہیں کہ دو روپے روزانہ آمدنی والا شخص بھی کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے اگرچہ اسے بعض اوقات دشواریاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں غریب اور امیر کا سوال نہیں بلکہ سوال صرف یہ ہے کہ آمدنی زیادہ ہو یا کم اپنی آمدنی سے تجاوز کرنا ہمیشہ باعث مصیبت ہوتا ہے ایک گھرانہ ایک چھوٹے پیمانے پر ایک حکومت کے مترادف ہے جہاں بجٹ بھی بنتے ہیں اور فلاح و بہبود کے تمام منصوبوں پر بھی عمل ہوتا ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے گھرانوں کے مجموعے سے ایک بڑی سلطنت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر ہر گھرانہ اپنی اپنی جگہ پر مضبوط اور مستحکم نہ ہو تو سلطنت اور حکومت کی بنیادیں کبھی مضبوط نہیں ہو سکتیں لوگوں کی اقتصادی پریشانی سے حکومتوں کو عروج اور زوال کی منزلوں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔

اگر عوام مطمئن اور خوشحال ہیں تو حکومت بھی مطمئن اور خوش ہے اور اپنی حکومت کو زیادہ سے زیادہ توانائی اور اپنی چھوٹی سی سلطنت کو پائندہ بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر گھرانے میں صرف اس اصول پر عمل کیا جائے کہ کوئی شخص اپنی آمدنی سے بڑھ کر خرچ نہیں کرے گا۔ بھیڑ چال، نمائشی اور متکبرانہ زندگی کو بالکل نظر انداز کر کے سادہ زندگی کو ترجیح دے گا۔

تو یقیناً ہمارا معاشرہ ایک نئی کروٹ لے کر بھروسے اور خود اعتمادی کی فضا میں سانس لے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی رشوت، بددیانتی اور بدعنوانی کا دور بھی ختم ہوگا کیونکہ جو لوگ اپنی آمدنی سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ عام طور پر ناجائز ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سارے معاشرے کا جائزہ لیتے ہوئے تو بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہماری تمام برائیوں کی جڑ یہ بات ہے کہ:۔

ہم اپنی آمدنی سے بڑھ کر
خرچ کرتے ہیں اور سادہ
زندگی کو اپنی زندگی کا مطمح
نظر نہیں بناتے۔

(از محکمہ تعلقات عامہ
مغربی پاکستان لاہور)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۵ دسمبر ۵۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی نے احمد نگر ربوہ میں اپنے فرزند عبد المجید خاں صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض صحابہ کرام کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور بعض دیگر احباب نے شمولیت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مولوی عبد الحق صاحب بدوملہی نے دعا کرائی۔

عبد المجید خاں صاحب کی شادی رضیہ بیگم صاحبہ بنت صوبیدار ڈاکٹر کرم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال کے ساتھ ہوئی ہے ان کا نکاح گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۵۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام پیش کریں

الفضل کے ذریعہ جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ سے اپیل کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد خطبہ جمعہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۹ء کے پیش نظر ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اسی ضمن میں متعدد مجالس کی طرف سے ایسے خدام کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اب جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی تبدیلی کی وجہ سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے خدام بجائے ۲۲، ۲۳ دسمبر کے ۲۰ جنوری تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کریں۔

(مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین مال اور دیگر متعلقہ عہدیداران خدام الاحمدیہ

ناظمین مال اور مال سے متعلقہ عہدیداران محض اپنے آپ کو محصل نہ سمجھیں۔ جن کا کام صرف مال کی فراہمی ہو۔ بلکہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ مقامی حالات کی روشنی میں ایسے ذرائع پر بھی غور کرتے رہیں۔ جن کے اختیار کرنے سے خدام میں چندہ دینے میں بشاشت قلبی پیدا ہو۔ اور ان میں یہ احساس زندہ اور بیدار رہے کہ ان خدمت کے بابرکت ایام میں مال کی یہ حقیر قربانی ان کی خوش بختی کا موجب ہے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۹ء کے صفحہ ۶ میں جماعت احمدیہ گجرات شہر کے لئے منظور شدہ عہدیداران کے نام غلط چھپ گئے ہیں۔ اصل نام حسب ذیل ہیں تصحیح کر لی جاوے۔

چوہدری محمد اسلم صاحب - سیکرٹری مال - سیکرٹری زراعت
منشی عبد العزیز صاحب " امور عامہ و خارجہ۔ سیکرٹری زراعت۔
مرزا خدا بخش صاحب " وصایا
ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب - امین
چوہدری محمد حسین صاحب - آڈیٹر
مولوی خورشید عالم صاحب - محاسب
شیخ عنایت اللہ صاحب - سیکرٹری تعلیم۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(۱) بھرتی جی ڈی (پائیلٹ) برانچ پاکستان ایئر فورس

شرائط:- میٹرک سائنس یا سینئر کیمبرج۔ غیر شادی شدہ۔ عمر ½۱۵ کو ۱۶ تا ۲۲

پروگرام دورہ ریکروٹنگ افسر

۲۹ دسمبر منٹگمری:- ۳۰ خانیوال۔ ۲ جنوری پاکپتن۔ (۱۱) گوجرانوالہ (۱۲)، سیالکوٹ (۱۵)، رحیم یار خان (۱۶)، ملتان (۲۰)، جھنگ (۲۱)، لائل پور (۲۳) نارووال دیگر ایام میں سوائے جمعہ و ہفتہ و تعطیلات انٹرویو دفتر بھرتی واقع ۳۸ - ایبٹ روڈ لاہور میں۔ اصل سند میٹرک پیش ہو (پ-ٹ ۲۴/۱۲/۵۹)

(۲) اپرنٹس پرمینینٹ وے انسپکٹر این ڈبلیو آر

اسامیاں ۱۷ - سہ سالہ ٹریننگ۔ الاؤنس بالترتیب ۷۰ - ۸۰ و ۹۰ ماہوار سال اول دوم وسوم۔ بعدہ اسسٹنٹ وے انسپکٹر تقرری پر تنخواہ ۱۲۵ - ۱۰ - ۲۲۵ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ اور سینئر سرٹیفکیٹ عمر ½۱۶ کو ۱۸ تا ۲۵ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے خاص مراعات۔ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں ۱۶/۱ تک بنام ڈپٹی منیجر (پرسانل) این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز آفس۔ ایمپریس روڈ لاہور (پ-ٹ ۲۴/۱۲/۵۹)

ولادت

میرے بھائی سارجنٹ وسیم۔ این اے کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو حضرت حاجی محمد الدین درویش کا پوتا اور سید صادق علی شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

(لطیف احمد عارف۔ ربوہ)

جملہ قائدین اور ناظمین مال مجالس ہائے خدام الاحمدیہ اور چندہ مجلس

چندہ مجلس کی آمد اچانک بہت گر گئی ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ بقایا جات کا صفایا ہونے کے نتیجہ میں اس مد میں اضافہ ہو جاتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ عہدیداران خدام الاحمدیہ چندہ مجلس کی وصولی اور ترسیل مرکز کی طرف غیر معمولی توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ تحریک جدید اور انصار اللہ

انصار اللہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک پیغام خصوصی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:-

"پس میں تحریک کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سال تحریک کے لئے وعدے لکھوائیں اور اپنے شہروں میں جا کر تمام احمدیوں سے لکھوائیں۔ تاکہ تحریک جدید کا چندہ نہ صرف کروڑ بلکہ کروڑوں ہو جائے۔"

ہمیں یقین ہے کہ جہاں انصار اللہ تحریک جدید کے لئے اپنے وعدوں میں معتد بہ اضافہ فرما رہے ہوں گے وہاں وہ دیگر احباب کو بھی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دے رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

کیا آپ اپنے وعدہ کی رقم پوری کر چکے ہیں؟

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اراکین کے تعاون سے مجلس کے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کر دی ہے۔ مجلس کے صدر محترم کی ان تھک محنت اور ذاتی نگرانی کے نتیجہ میں یہ عمارت نہایت عمدہ اور مضبوط تعمیر ہوئی ہے۔ گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر جو احباب تشریف لائے تھے۔ وہ عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ اب اس کی تکمیل قرضہ کی ادائیگی کوارٹروں کی تعمیر اور پانی کا انتظام اور احاطہ کی زیبائش کا کام باقی ہے۔ مجلس شوریٰ نے مختلف حلقے تقسیم کرکے ہر حلقہ کے ذمہ کچھ رقم مقرر کر دی تھی۔ آپ اپنے حلقے کا جائزہ لیں۔ کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو بقایا جلد وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ اس کام کو مکمل کیا جا سکے اور مرکزی عہدہ داران اپنی توجہ دوسرے کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔ سالانہ اجتماع پر آپ یہ عزم کر گئے تھے۔ کہ آپ تعمیر فنڈ کی پوری رقم آخر دسمبر تک ضرور بھجوا دیں گے۔ اسے عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء) (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا چھوٹا بھائی سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے۔ (آمین)
(نسیم الرحمٰن ولد عبد الرحمٰن ربوہ)

۲۔ عزیزم غلام مرتضےٰ بہت دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔
(خاکسار محمد حسین اوکاڑہ)

۳۔ میرے لڑکے عبد المنان کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ہڈی ٹھیک کرکے پلاسٹر لگایا ہوا ہے احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ بازو کو ہر قسم کے نقص سے محفوظ رکھے۔
(عاجز حکیم عبد الرحمٰن شاہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۴۔ بندہ کی والدہ .... کی صحت درست نہیں رہتی بزرگان سلسلہ و صحابہ و درویش قادیان دعا کریں۔ کہ بندہ کی والدہ کو ہر قسم کی بیماری سے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے
(شیخ محمد نصیر امجد اوورسیر بی اینڈ آر بہاولپور)

۵۔ میرے ماموں مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب گوجرانوالہ ایک عرصہ سے بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ پرسوں بھی انہیں شدید دل کا دورہ ہوا ہے۔ آج کل میو ہسپتال ... لاہور داخل ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ صحابہ کرام اور دیگر احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار منظور احمد خان۔ ربوہ)

۶۔ میرے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ گرلز سکول کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی دعاؤں سے بہتر ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ڈاکٹر غلام فاطمہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۹ء

پاکستان اور ایران کا اتحاد عالمی امن کا ضامن ہے

پنجاب یونیورسٹی کنووکیشن میں وزیر اعظم ایران کی تقریر

لاہور ۲۹ دسمبر۔ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر منوچہر اقبال نے پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے رائے ظاہر کی کہ پاکستان اور ایران کا اتحاد ان دونوں ہمسایہ ملکوں کے نظریات و مقاصد کی ہم آہنگی نہ صرف اس عالم کی بہترین ضامن ہے بلکہ اس پر مختلف اقوام کی آزادی کا بھی انحصار ہے۔

ڈاکٹر منوچہر اقبال نے اس جلسہ تقسیم اسناد میں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پاکستان اور ایران کے ہزاروں سال پرانے ثقافتی نسلی اور مذہبی تعلقات کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور اس سلسلہ میں بہت سے تاریخی آثار اور پرانی کتب کے حوالہ جات پیش کئے۔

آپ نے ان دونوں ملکوں کے برادرانہ روابط کا ذکر کرتے ہوئے مزید کہا کہ آج کل جبکہ ساری دنیا کا ماحول مختلف نوعیت کے بین الاقوامی تنازعات اور اختلافات سے بھرپور ہے۔ ہمارے لئے بہت ضروری ہو گیا ہے کہ ہم نہ صرف اپنے دونوں ملکوں کے موجودہ اتحاد کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں بلکہ اپنے ثقافتی و علمی تعلقات کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ میری رائے میں اس مقصد کی تکمیل اساتذہ طلباء اور کتابوں کے تبادلہ سے ہو سکتا ہے۔

آپ نے کہا شہنشاہ ایران رضا شاہ پہلوی اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ہماری دونوں قوموں کے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے باہمی اتحاد و دوستی کے رشتوں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان دونوں قائدین کی کوششیں ہمیشہ نتیجہ خیز ثابت ہوں گی۔

بحیرہ مردار میں قدیم شہر

عمان ۲۹ دسمبر۔ امریکہ اور کینیڈا کے ماہروں نے بحیرہ مردار کے جنوبی سرے پر ایک شہر کی تلاش شروع کر دی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ ان دونوں ملکوں کے ہوا بازوں نے پرواز کے دوران میں اس جھیل میں کسی قدیم شہر کے مکانات۔ دیواریں اور گلیاں دیکھی ہیں۔

قندھار میں فائرنگ سے پچاس اشخاص ہلاک

اسلاً ڈیڑھ سو مجروح

کوئٹہ ۲۹ دسمبر۔ قندھار کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ دسمبر کو افغان فوج نے مظاہرین پر جو فائرنگ کی تھی اس میں کم از کم پچاس اشخاص ہلاک اور ڈیڑھ سو اشخاص مجروح ہوئے تھے۔

لاہور کے انیس ۱۹ وارڈوں میں پولنگ مکمل

لاہور ۲۹ دسمبر۔ لاہور کارپوریشن کی حدود میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کے پولنگ کے تیسرے روز رائے دہندگان کی دلچسپی قدرے کم رہی۔ سرکاری دفاتر اور بازار کھلے تھے اس لئے بعض لوگ اپنے کاروبار میں رہنے کے باعث ووٹ دینے کی زحمت نہ کر سکے تاہم ایک اندازہ کے مطابق آج پولنگ کے دوران چالیس سے پچاس فیصد رائے دہندگان نے اپنے ووٹ کا استعمال کیا۔

شہر کے چھ وارڈوں۔ بسن پورہ۔ فتح گڑھ۔ اچھرہ۔ مزنگ۔ لنڈا بازار اور لاٹ صاحب کا باغ میں پولنگ ہوئی۔ ان وارڈوں میں ایک سو چھ نشستوں کے لئے ایک سو بانوے امیدواروں کے درمیان مقابلہ تھا۔ ان وارڈوں میں پولنگ کے بعد آج لاہور کارپوریشن کے انیس ۱۹ وارڈوں میں پولنگ مکمل ہو گئی ہے۔

ہیمرشولڈ تونس جائیں گے

تونس ۲۹ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ ۲ جنوری کو تونس پہنچ جائیں گے ان کا یہ دورہ دو دن کا ہو گا۔ تونس کے صدر بورقیبہ ان سے الجزائر کے امور پر تبادلہ خیالات کریں گے البتہ تونس کے لئے اقوام متحدہ سے فنی اور اقتصادی امداد بھی طلب کریں گے۔ مسٹر ہیمرشولڈ تونس کے بعد مراکش بھی جائیں گے جہاں وہ شاہ مراکش اور دوسرے مراکشی لیڈروں سے گفت و شنید کریں گے آج کل مسٹر ہیمرشولڈ اکرہ میں ہیں آج انہوں نے ڈاکٹر نکروما وزیر اعظم گھانا سے بات چیت کی۔

منٹگمری میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

منٹگمری ۲۸ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت یہ حکم دیا ہے کہ ۲۶ دسمبر سے ۹ جنوری تک پولنگ اسٹیشنوں کے اردگرد ایک سو گز تک کوئی شخص نہ کوئی اسلحہ یا لاٹھی وغیرہ لے کر چلے نہ نعرے لگائے اور نہ ہی پانچ سے زائد اشخاص کا اجتماع کرے۔ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے دوران پولنگ سٹیشنوں سے ایک ایک سو گز تک ڈھول پیٹنے موسیقی کی دھنیں بجانے ریکارڈ لگانے یا لاؤڈ سپیکر استعمال کی بھی ممانعت ہو گی۔

اعلیٰ اسلامی اقدار کو پھر زندہ کریں

یونیورسٹی کنووکیشن میں طلبہ کو صدر ایوب خاں کی تلقین

لاہور ۲۹ دسمبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ اعلیٰ اسلامی اقدار کو از سر نو اپنا کر انہیں انفرادی و اجتماعی حیثیت سے زندگی کے حقائق پر ایسی طریق سے منطبق کریں جو جدید سائنس اور فلسفہ کے تقاضوں کا متحمل ہو سکے۔

آپ نے کہا کہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے توہمات و مفروضات سے آزاد ہو کر مسلسل تحقیقات کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انسانی فکر کی طرح ذہنی تحقیقات کی بھی کوئی حدود متعین نہیں ہیں۔

صدر مملکت پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں فارغ التحصیل ہونے والے نوجوانوں سے مزید مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں اور دوسروں میں کھوئی ہوئی اخلاقی و روحانی اقدار کی تلاش کا جذبہ پیدا کریں جنہیں اگر انسانی امور کے سلسلہ میں زیر عمل لایا جائے تو ہمارے اس عزیز ترین نصب العین کی تکمیل ہو گی جو پیغمبر آخر الزمان نے ہمارے لئے مقرر کر رکھا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے اس تاریخی جلسہ تقسیم اسناد میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری پیش کرنے کے علاوہ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر منوچہر اقبال اور طہران یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر احمد فرہاد معتمد کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں پیش کی گئیں۔ اس موقعہ پر مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین۔ مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا اور متعدد اعلیٰ فوجی و سول حکام کے علاوہ بہت سے معززین اور اساتذہ کرام موجود تھے۔ صدارت کے فرائض چانسلر مسٹر اختر حسین نے ادا کئے۔

ان تینوں معزز شخصیتوں کے علاوہ سینکڑوں طلبہ اور طالبات نے ڈگریاں حاصل کیں۔ ان میں ایسے طلباء موجود نہیں تھے۔ جنہوں نے اپنے امتحانات تھرڈ ڈویژن میں پاس کئے تھے۔ کیونکہ ہال میں ان کے لئے گنجائش نہیں تھی۔ ارباب اختیار نے اس پر وقار اور دلکش تقریب کے لئے ہال کو تمام ملحقہ کالجوں کے پرچموں پاکستانی پرچم اور ایرانی پرچم سے سجایا ہوا تھا۔ اس وقار میں اضافہ کے لئے بانی پاکستان قائد اعظم اور شاعر اقبالؒ کی دو بڑی تصویریں بھی ہال کی زینت بنی ہوئی تھیں۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی آمد سے پہلے وسیع و عریض یونیورسٹی ہال سیاہ رنگ کے مخصوص چوغوں میں ملبوس سینکڑوں طلبہ و طالبات کے علاوہ بہت سے مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ آپ چانسلر مسٹر اختر حسین کے ہمراہ ٹھیک دس بجے تشریف لائے۔ تو یونیورسٹی کے اساتذہ نے خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر حاضرین نے پرجوش تالیاں بجائیں۔ پھر چانسلر کی اجازت سے جلسہ کی کارروائی فوراً ہی شروع ہو گئی۔ جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد مکمل ہوئی۔

اس کارروائی کے دوران سینکڑوں طلبہ و طالبات کو تمغے دیئے گئے۔ جنہوں نے اپنے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کئے تھے۔ اس سے قبل ایران کے وزیر اعظم اور ڈاکٹر احمد فرہاد معتمد نے مختصر تقریریں کیں۔

جن میں یونیورسٹی کی طرف سے پیش کردہ اعزازات کا شکریہ ادا کیا گیا۔

ایک لاکھ بیس ہزار کی روئی جل گئی

ملتان ۲۹ دسمبر۔ دو مقامی جننگ فیکٹریوں میں آتشزدگی کے باعث ایک لاکھ بیس ہزار روپے کی روئی جل گئی ہے۔ آج جیل روڈ کے گودام میں بیس ہزار روپے کی روئی تباہ ہو گئی۔ یہاں تین گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا جا سکا۔ آگ لگنے کا دوسرا واقعہ سورج کنڈ کے علاقہ کی سلام جننگ فیکٹری میں پیش آیا جہاں خواجہ منظور محمود کی ایک لاکھ روپے کی روئی نذر آتش ہو گئی۔ پانچ گھنٹے کی تگ و دو کے بعد آگ بجھائی جا سکی۔ ابھی آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ تحقیقات جاری ہے۔

لیڈر بقیہ صہ۲

ایک اور مفسر نے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ دین میں داخل کرنے کے لئے جبر نہیں۔ لیکن جو شخص اسلام کو ترک کرے۔ واجب القتل ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے صرف پہلے معیار یعنی تفسیر القرآن کو ہی مدنظر رکھا جائے۔ تو

انسان قرآن کریم کے مطالب سمجھنے میں بہت سی غلطیوں سے بچ سکتا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں نے آیۂ لا اکراہ فی الدین کے مختلف اور متضاد معنی کئے ہیں۔ اگر وہ قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے تو وہ آسانی سے صحیح معنوں کو پا لیتے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سے مفسرین اس کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔

آپ نے جو دوسرا معیار پیش کیا ہے۔ اس سے منکر ا[illegible] حدیث کے طریق کی نفی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم سے بہتر قرآن کریم کے معانی کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکتا اسلئے آپ نے جو تفسیر کی ہے۔ وہ بہترین تفسیر سمجھی جا سکتی ہے اور ایسی تفسیر کا علم بغیر حدیث کے نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح صحابہ کرام کی تفسیر کا معاملہ ہے۔ جن کے سامنے آنحضرت صلعم قرآن کریم پر عمل کر کے دکھایا۔

یہ تین معیار ایسے ہیں۔ جن پر ہر شخص عمل کر کے قرآن فہمی میں ترقی کر سکتا ہے۔ پانچواں معیار عربی لغت بھی اسی قسم کا ہے۔ لیکن چوتھا، چھٹا اور ساتواں معیار خاص ہیں۔ جن پر خاص خاص قابلیت کے انسان ہی پورے اتر سکتے ہیں۔ نفس مطہر پیدا کرنا سخت محنت [illegible] اسیطرح اللہ تعالیٰ کے قول و فعل میں تطبیق پیدا کرنے کے لئے بھی خاص دانشمندی اور محنت کی ضرورت ہے۔ ساتواں معیار تو کسی کسی بندہ حق کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ تاہم امت محمدیہ میں اُن کی کمی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ نے مجددین کا سلسلہ قائم کر کے اس معیار کی تکمیل کا ذریعہ بھی مہیا کیا ہے اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کو اس معیار کا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ امر یہاں بیان کرنا خالی از دلچسپی نہیں ہو گا۔ جو شخص غور کریگا وہ دیکھے گا کہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر ان ساتوں معیاروں پر پوری اترتی ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ پاکستان سنہ ۱۹۶۰ء

پہلا دن ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۴۵-۹ تلاوت قرآن کریم ونظم

۴۵-۹ تا ۱۵-۱۰ افتتاحی تقریر - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ تعلق باللہ - صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج - ربوہ

۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱ طوفان نوحؑ جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ربوہ

۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱ تیاری نماز

۰۰-۱ تا ۴۵-۱ نماز ظہر وعصر

دوسرا اجلاس

۴۵-۱ تا ۰۰-۲ تلاوت قرآن کریم ونظم۔

۰۰-۲ تا ۴۵-۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادات } جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی۔

۴۵-۲ تا ۳۰-۳ - جماعت احمدیہ کی علمی خدمات - جناب مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی - کراچی

دوسرا دن ۲۳ جنوری سنہ ۶۰ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۳۰-۹ تلاوت قرآن کریم ونظم

۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰ ہماری تبلیغی مساعی کا اثر ممالک غیر پر } صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے وکیل التبشیر تحریک جدید - ربوہ

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ - ذکر حبیبؑ - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

۰۰-۱۱ تا ۱۰-۱۱ وقفہ برائے اعلانات وپیغامات

۱۰-۱۱ تا ۵۵-۱۱ احمدی مردوں اور عورتوں کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح } جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ وانگلستان۔

۵۵-۱۱ تا ۰۰-۱ تیاری نماز

۰۰-۱ تا ۴۵-۱ نماز ظہر وعصر

دوسرا اجلاس

۴۵-۱ تا ۰۰-۲ تلاوت قرآن کریم ونظم

۲ بجے سے تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ۲۴ جنوری سنہ ۶۰ء بروز اتوار

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۳۰-۹ تلاوت قرآن کریم ونظم

۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰ اسلام میں خلیفہ کا مقام - جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق مبلغ امریکہ

۱۵-۱۰ تا ۱۵-۱۱ آخروی زندگی - جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ

۱۵-۱۱ تا ۳۰-۱۱ - وقفہ برائے اعلانات وپیغامات

۳۰-۱۱ تا ۱۵-۱۲ - پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغ اور ہمارا فرض } جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۱۵-۱۲ تا ۰۰-۱ - تیاری نماز

۰۰-۱ تا ۴۵-۱ - نماز ظہر وعصر

دوسرا اجلاس

۴۵-۱ تا ۰۰-۲ تلاوت قرآن کریم ونظم

۲ بجے سے تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد - ربوہ